FLOW CHART — MACRO-STRUCTURE

ترتیبی نقشۂ ربط — نظمِ جلی

31- سُورَةُ لُقْمَانَ

آیات : 34 ...... مَكِّيَّة ...... پیراگراف : 4
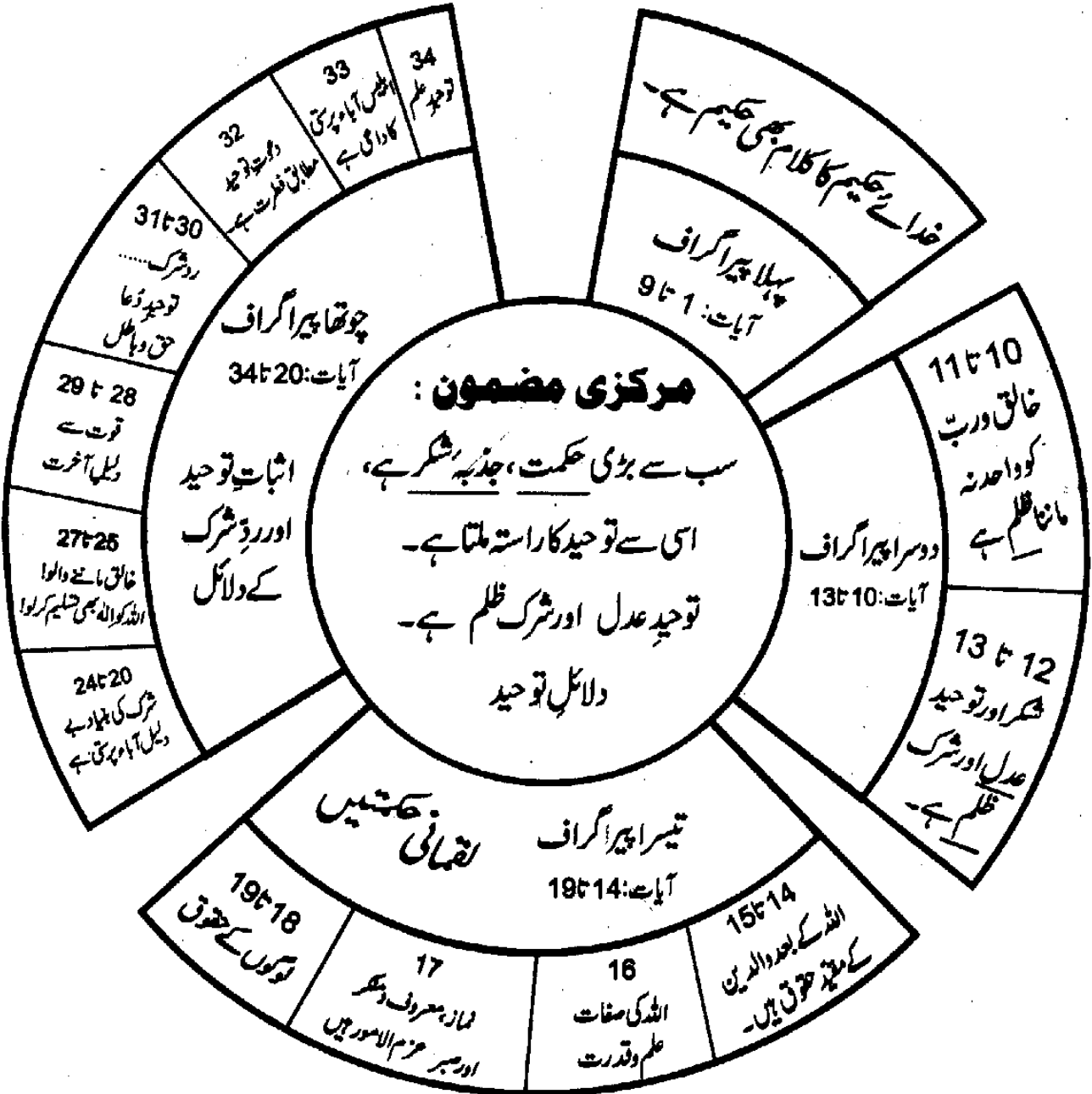
زمانہ نزول:

سورت ﴿لقمان﴾، سورت ﴿العنکبوت﴾ اور ہجرتِ حبشہ (رجب 5 نبوی) سے پہلے، 5 نبوی کے اوائل میں نازل ہوئی۔ نو مسلم نوجوانوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ اُنہیں اپنے مشرک والدین کے ساتھ حسنِ سلوک تو لازماً کرنا چاہیے، لیکن شرک کے مسئلے پر اُن کی اطاعت جائز نہیں۔

سورۃ لقمان کا کتابی ربط

پچھلی سورت ﴿الرُّوم﴾ میں دلائلِ توحید اور دلائلِ آخرت تھے۔ بدر میں فتح و نصرت کی بشارت تھی۔ یہاں سورت ﴿لُقمان﴾ میں شرک کو ﴿ظلمِ عظیم﴾ کہا گیا ہے، شکر کا مطالبہ کیا گیا اور آباء پرستی سے بچنے کی ہدایت دی گئی۔
یہاں سورۃ ﴿لقمان﴾ میں حضرت لقمانؒ کی جامع نصیحتیں بیان ہوئی ہیں، جو دراصل مومنین کی صفات ہیں۔ اگلی سورت ﴿السجدہ﴾ میں بھی ﴿مومن﴾ اور ﴿فاسق﴾ کا فرق بتا کر مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ حمد و تسبیح کے ساتھ تہجد کا اہتمام کرتے ہیں اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کا خوف اور اللہ سے اُمید کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ اللہ تعالیٰ بھی ﴿حَكِيم﴾ ہے اور اُس کی کتاب بھی ﴿حَكِيم﴾ ہے۔ دنیا کی آزمائشیں اور آخرت میں جزاء وسزا کا نظام بھی اللہ تعالیٰ کی ﴿حِکمت﴾ پر مبنی ہے۔

(a) اللہ تعالیٰ ﴿حکیم﴾ ہے۔ ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (آیت:9)

(b) اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی ﴿حکیم﴾ ہے۔ ﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيمِ﴾ (آیت:2)

(c) حضرت لقمانؒ کو بھی حکمت عطا کی گئی تھی کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔ ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ﴾ (آیت:12)

(d) جنت اور دوزخ کی سزا بھی حکمت پر مبنی ہے۔ (آیات: 7 تا 9)

2- ﴿شکر﴾ کا حکم دیا گیا ہے۔ احساسِ شکر کے نتیجے میں توحید جنم لیتی ہے۔ ﴿شکر﴾ وفادار بندوں کا طرۂ امتیاز ہے۔

(a) اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو یہ حکمت عطا کی کہ اللہ کا ﴿شکر﴾ ادا کرنا ضروری ہے ﴿اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ﴾ (آیت:12)

(b) ﴿شکر﴾ خود انسان کے لیے مفید ہے۔ ﴿وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ﴾ (آیت:12)

(c) بے وفا اور ناشکرے لوگ صرف مصیبت کے وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں، لیکن وفادار اور ﴿شکر گزار﴾ لوگ ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ (آیت:32)

3- سورۃ لقمان میں ﴿آباء پرستی﴾ سے بچتے ہوئے توحید کا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

(a) اگر والدین اپنی اولاد کو شرک پر مجبور کریں تو ان دونوں کی اطاعت بھی نہیں کی جاسکتی، البتہ دنیا میں معروف کے مطابق اُن سے بھلا سلوک کیا جائے گا ﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ (آیت:15)۔

(b) مشرکینِ مکہ سے قرآن کی پیروی کا مطالبہ کیا گیا تو اُنہوں نے یہی جواب دیا کہ ہم تو اُسی راستے پر چلیں گے، جس

پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا۔﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا﴾ (آیت:21)۔

(c) روزِ قیامت نہ باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ دے سکے گا اور نہ بیٹا اپنے والد کی طرف سے۔اس لیے ہر انسان کو آباء پرستی سے بچ کر اپنے مستقبل کی خود فکر کرنی چاہیے﴿وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا﴾ (آیت:33)۔

4- اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے ﴿خَالِق﴾ ہونے کی کئی دلیلیں بیان کر کے توحیدِ الوہیت کا مطالبہ کیا گیا۔

(a) اللہ تعالیٰ آسمانوں کا ﴿خالق﴾ ہے ﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا﴾ (آیت:10)۔

(b) مشرکین سے چیلنج کرتے ہوئے پوچھا گیا کہ کیا ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ نے بھی کوئی چیز ﴿تخلیق﴾ کی ہے؟﴿هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ﴾ (آیت:11)۔

(c) مشرکینِ مکہ اللہ تعالیٰ کو ﴿خالق﴾ مانتے تھے ،لیکن عبادت اور اطاعت میں شرک کیا کرتے تھے۔ ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ﴾ (آیت:25)۔

(d) ساری انسانیت کی ابتدائی تخلیق اور انہیں دوبارہ زندہ کر دینا، اللہ کے نزدیک محض ایک آدمی کی ﴿تخلیق﴾ کے برابر ہے۔
﴿مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (آیت:28)۔

5- اس سورت میں ﴿توحیدِ علم﴾ کے دلائل ہیں، جس سے مراد اللہ تعالیٰ کا ایسا مکمل علم ہے، جو اُس کی کسی مخلوق میں نہیں پایا جاتا۔

(a) حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو ایک خوبصورت مثال کے ذریعے سے توحیدِ علم اور توحیدِ اختیار کی تعلیم دی۔اللہ تعالیٰ ایسا باریک بین خبیر ہے کہ وہ زمین آسمان میں پوشیدہ رائی کے دانے برابر چیز کا بھی علم رکھتا ہے اور اُسے لے آنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔یہ دلیلِ آخرت بھی ہے۔
﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ﴾ (آیت:16)۔

(b) اللہ تعالیٰ ایسا ﴿علیم﴾ ہے، جو سینوں کے رازوں کو بھی جان لیتا ہے۔
﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ (آیت:23)۔

سورۂ لُقمَان کا نظمِ جلی

سورۂ لُقمَان چار(4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 9 : پہلے پیراگراف میں، بتایا گیا ہے کہ اللہ بھی حکیم ہے اور اُس کا کلام بھی حکمت سے معمور ہے۔ جزاء وسزا میں بھی حکمت ہے۔

قرآنِ مجید کی آیات محسنین کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ محسنین نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ ہدایت پر ہیں اور فلاح پائیں گے (آیات: 4 تا 5)۔

﴿لَهْوَ الحديث﴾ یعنی کلامِ دل فریب سے کام لے کر اللہ کی راستے سے رکنے اور روکنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے۔ موسیقی ناجائز ہے۔ (آیت نمبر 6) دنیادار لیڈر، لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکانا چاہتے ہیں اور دعوت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ دعوت سن کر منہ پھیر لیتے ہیں، تکبر سے کام لیتے ہیں، جیسے وہ بہرے ہیں اور انہوں نے سنا ہی نہیں۔ انہیں عذاب ہوگا۔ اس کے برخلاف ایمان لاکر نیک عمل کرنے والوں کے لیے نعمت بھرے باغات ہوں گے۔

2- آیات 10 تا 13: دوسرے پیراگراف میں، بتایا گیا ہے کہ شرک ظلمِ عظیم ہے اور توحید سراپا عدل ہے۔

(a) ﴿توحید کی دلیلیں﴾ فراہم کی گئیں کہ اللہ نے تو آسمان کو بلاستون پیدا کیا۔ پہاڑ جمادیئے، تاکہ وہ انسانوں کو لے کر ڈھلک نہ جائیں۔ زمین پیدا کر کے اُس میں طرح طرح کے جانور پھیلا دیئے۔ آسمان سے بارش برسائی۔ قسم قسم کی عمدہ نباتات اُگا دیں۔ یہ اللہ کی تخلیق ہے۔ چیلنج کیا گیا کہ مشرکین بتائیں کہ ﴿مِنْ دُونِ اللهِ﴾ نے کیا پیدا کیا ہے؟

(b) اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمانؑ کو حکمت عطا کی اور حکم دیا کہ وہ (1) اللہ کا شکرادا کریں شکر اپنے آپ کے لیے مفید ہے۔ اللہ غنی حمید ہے۔ (2) شرک نہ کریں۔ یہ ظلم عظیم ہے۔

﴿يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (آیت: 13)

3- آیات 14 تا 19 : تیسرے پیراگراف میں، حضرتِ لقمانؑ کی ﴿جامع نصیحتیں﴾ بیان کی گئیں، جو دراصل ﴿صفات المؤمنین﴾ ہیں۔

عقائد میں شرک سے روکا گیا۔ اللہ کی صفات بیان کر کے توحیدِ علم اور توحیدِ اختیار کی وضاحت کی گئی۔ عبادات میں نماز کا حکم دیا گیا۔ معاشرت میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دے کر اطاعت کی حدود کا تعین کر دیا گیا۔ آدابِ دعوت بتائے گئے کہ نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ اَخلاقیات میں صبر کی نصیحت کی گئی۔ میانہ روی کا حکم دیا گیا۔ گفتگو کے آداب سکھائے گئے۔ چیخنے چلانے کو گدھے کی آواز سے تشبیہ دی گئی۔ سیاسیات اور اجتماعی زندگی کا ادب سکھایا

گیا کہ صرف اُن لیڈروں کی پیروی کی جائے، جن میں اللہ کی اِنابت پائی جاتی ہے۔

(1) اللہ کا شکر ادا کریں۔

(2) شرک نہ کریں یہ ظلم عظیم ہے۔

(3) والدین کے ساتھ احسان کی ہدایت کی گئی، بالخصوص ماں کے ساتھ احسان کے وہ تکلیف پر تکلیف اٹھا کر، پیٹ میں رکھتی ہے۔ 2 سال تک دودھ پلاتی ہے، اللہ کا شکر اور والدین کا شکر ادا کرنے کی نصیحت کر کے بتایا گیا کہ والدین بھی شرک پر مجبور کریں، تو اُن کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ ہاں! معروف میں اُن کا ساتھ دیا جا سکتا ہے۔ ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴾ (آیت:14)

(3) خدا ترس صالح لیڈروں کی پیروی کا حکم دیا گیا ﴿ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ﴾ (آیت:15)

(4) حضرت لقمان نے ایک خوبصورت تمثیل کے ذریعے اپنے بیٹے کو توحیدِ علم اور توحیدِ اختیار سمجھا کر آخرت کی دلیل فراہم کی۔ (آیت:16)

(4) بیٹا! نماز قائم کر! ﴿ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ ﴾ (آیت:17)

(5) نیکی کا حکم دے! ﴿ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ (آیت:17)

(6) بدی سے منع کر! ﴿ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ (آیت:17)

(7) مصیبت پر صبر کر! ﴿ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ﴾ (آیت:17) یہ وہ باتیں ہیں، جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے (حوصلے کے کام ہیں)

(8) لوگوں سے منہ پھلا کر بات نہ کر! ﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ﴾ (آیت:18)

(9) زمین میں اکڑ کر مت چل! ﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ﴾ (آیت:18) اللہ خود پسند اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴾ (آیت:18)۔

(10) اپنی چال میں اعتدال اختیار کر! ﴿ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ ﴾ (آیت:19)

(11) آواز پست رکھ! سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی ہوتی ہے۔ ﴿ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴾ (آیت:19)

4- آیات 20 تا 34 : چوتھے اور آخری پیراگراف میں ﴿ توحید کی دلیلیں ﴾ دے کر اس کا اثبات اور ﴿ شرک کا ابطال ﴾ کیا گیا

مکہ کے مشرک نوجوانوں کو سمجھایا گیا کہ وہ دلائل پر غور کریں اور آباء پرستی سے بچ کر اسلام کی دعوت کو قبول کر لیں۔

(a) ﴿ آفاقی دلیلیں ﴾ پیش کی گئیں کہ اللہ نے زمین آسمان کی ساری چیزیں، انسانوں کے لیے مسخر کر دی ہیں۔

کھلی اور چھپی نعمتیں تمام کر دی ہیں۔ لیکن لوگ اللہ کے بارے میں علم، ہدایت، روشنی اور کتاب کے بغیر فضول بحث کرتے ہیں اور جھگڑنے لگتے ہیں (آیت:20)۔

(b) ﴿مشرکینِ مکہ کی ضد﴾ کی تصویر کھینچی گئی کہ وہ قرآن کی دعوتِ توحید پر غور کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اُن کی زبان پر تو بس یہی رٹ ہے: ہم باپ دادا کی روایات پر چلیں گے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا اُس صورت میں بھی، جب شیطان دوزخ کی آگ کی طرف بلائے؟ (آیت:21)

(c) صاف بتا دیا گیا کہ اسلام قبول کر کے اچھا عمل کرنے والا ایک مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ وہ ان ناشکروں کے غم میں مبتلا نہ ہوں۔ یہ سب اللہ کی طرف پلٹیں گے اور پھر انہیں اعمال دکھائے جائیں گے۔

(d) ﴿توحید اسماء وصفات﴾ بیان کی گئی کہ اللہ ہی تعریف کا مستحق ہے! اگر سارے درخت قلم بن جائیں، سمندر دوات بن جائے۔ سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں، تب بھی کلماتُ اللہ (اللہ تعالیٰ کی صفات جو اُس کے ناموں کے ذریعے بیان ہوئی) ختم نہ ہوں گے۔ اللہ عزیز و حکیم ہے۔ (آیت:27)

(e) ایک ﴿عقلی دلیل﴾ دے کر ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سارے انسانوں کو پیدا کرنا اور مارنا، ایک شخص کی پیدائش اور موت کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے (آیت:28)۔ یہ دلیلِ قدرت بھی ہے اور دلیلِ آخرت بھی۔

توحید کی دلیلیں پیش کی گئیں کہ اللہ ہی رات میں دن اور دن میں رات پروتا ہے۔ اُسی نے شمس و قمر کی تسخیر کی ہے۔ اللہ ﴿حق﴾ ہے اور اللہ کے علاوہ باقی تمام مخلوقات جن سے دعائیں مانگی جاتی ہیں ﴿باطل﴾ ہیں۔ اللہ ہی بلند و بالا ہے۔ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ﴾ (آیت:30)۔

(f) ﴿توحید کی انفسی دلیلیں﴾ انسان کو کشتیوں اور جہازوں پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مشاہدہ کرنا چاہیے۔ صابر و شاکر لوگ ان آیات و دلائل سے نصیحت اور عبرت حاصل کر لیتے ہیں۔ توحید فطرت کی آواز ہے۔ مصیبت کے وقت انسان ملاوٹ اور آمیزش کے بغیر اللہ ہی سے فریاد کرتا ہے، لیکن ساحل پر اترنے کے بعد اپنی فطری آواز کو دبا دیتا ہے۔ غدار اور ناشکرے افراد ہی اللہ کی آیات اور دلیلوں کا انکار کرتے ہیں۔

قیامت کے دن سے ڈرایا گیا کہ وہاں آباء پرستی کام نہ آئے گی۔ اُس دن، باپ بیٹے کی طرف سے، نہ بیٹا باپ کی طرف سے بدلا دے سکے گا۔

اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ دنیا کی زندگی انسانوں کو دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور شیطان دھوکہ نہ دینے پائے۔ (آیت:33)

(g) ﴿توحید علم﴾ پانچ (5) چیزوں پر غور کرنے کی دعوت دی گئی کہ ان سب چیزوں کا علم بھی صرف خالق کے پاس ہے۔

(1)﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾ قیامت کی گھڑی کا علم، صرف اللہ ہی کو ہے۔(2)﴿ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ﴾ وہی بارش برساتا ہے۔(3)﴿ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ﴾ وہی جانتا ہے کہ اَرحام میں کیا ہے؟(4)﴿ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ﴾ کوئی نفس، کل کی کمائی سے باخبر نہیں۔(5)﴿ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ کوئی نفس اپنی سرزمینِ موت سے باخبر نہیں۔ اللہ علیم وخبیر ہے۔(آیت:34)

سب سے بڑی انصاف کی بات توحید ہے اور سب سے بڑا ظلم شرک۔ جذبۂ شکر سے توحید کا سراغ ملتا ہے۔ عقیدۂ توحید پر ایمان لا کر دین کی جامع تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے، یہی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ لقمانی حکمت ہے۔